ریسٹورنٹ مینجمنٹ سسٹم میں الکوحل یا ناجائز اشیاء کا استعمال

سوال

ہم ایک سافٹ ویئر بیسڈ پروجیکٹ پر گزشتہ تین سال سے کام کر رہے ہیں جو ریسٹورنٹ مینجمنٹ سسٹم ہے، اس سافٹ ویئر کے ذریعے برانڈز اور مختلف ریسٹورنٹس اپنے آپریشنز کو بہتر اور مؤثر انداز میں چلا سکتے ہیں، جس سے ان کی لاگت میں بھی بچت ہوگی، یہ پروجیکٹ ہمارے ایک پارٹنر کی ملکیت ہے جو کرسچن ہے، اور یو اے ای میں رہتا ہے، ہمارا کام اس پلیٹ فارم کو شروع سے تیار کر کے دینا ہے، اب یہ پلیٹ فارم مکمل ہو چکا ہے اور مختلف برانڈز کو پیش کیا جا رہا ہے، تاکہ وہ اپنے ریسٹورنٹس یا شاپس میں اسے استعمال کر سکیں۔

چوں کہ یہ سسٹم بنیادی طور پر یو اے ای اور سعودی عرب کے ریسٹورنٹس کے لیے بنایا گیا تھا، وہاں

کے مینیو میں بعض اوقات الکوحل اور بارز کے سیکشن وغیرہ شامل ہوتے ہیں، اگر کوئی صارف ہمارے بنائے گئے پلیٹ فارم پر اس قسم کا مواد (جیسے الکوحل وغیرہ کا ڈیٹا) اَپ لوڈ کرے اور اپنے آپریشنز کو بہتر بنانے کے لیے یہ پلیٹ فارم استعمال کرے، تو کیا اس صورت میں ہمارے لیے شرعاً کوئی مسئلہ ہوگا؟

ہمارا تعلق تو صرف ٹیکنالوجی اور تکنیکی پہلو سے ہے، براہِ راست اس ڈیٹا یا اس کے استعمال سے نہیں۔ کیا اس صورت میں یہ کام ہمارے لیے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب

صورتِ مسئولہ میں اگر واقعۃً سائل کا کام محض ایک سافٹ ویئر (ریسٹورنٹ مینجمنٹ سسٹم) بنانا ہے، جس کا بنیادی مقصد تکنیکی سہولت فراہم کرنا ہے، اگر ناجائز اشیاء مثلاً الکوحل یا بارز کا سیکشن اس میں شامل کرنا صارف کا ذاتی فعل نہ ہو تو سائل کے لیے یہ سافٹ ویئر پلیٹ فارم فراہم کرنا اور اس کی اُجرت لینا درست ہے، چوں کہ سائل براہِ راست نہ تو الکوحل کی تیاری یا فروخت میں شریک ہیں، اور نہ ہی اس کے استعمال کے لیے کوئی خاص فیچر ڈیزائن کر رہے ہیں، بلکہ سائل کا کام عمومی نوعیت کا ہے جو ہر ریسٹورنٹ کے لیے یکساں ہے، اس لیے اصل گناہ اور ذمہ داری صارف پر عائد ہوگی، سائل پر نہیں، البتہ اگر سائل جان بوجھ کر ایسا ماڈیول یا فیچر تیار کریں جو خاص طور پر شراب/حرام اشیاء کے لیے ہو، تو پھر گناہ کے کام میں تعاون کی وجہ سے یہ عمل ناجائز ہوگا۔

’’جواهر الفقه‘‘ میں ہے:

’’ثم السبب ... وإن لم يكن محركا و داعيا، بل موصلا محضا، و هو مع ذٰلك سبب قريب بحيث لا يحتاج في إقامة المعصية به إلٰي إحداث صنعة من الفاعل، كبيع السلاح من أهل الفتنة، و بيع العصير ممن يتخذه خمرا، و بيع الأمرد ممن يعصي به و إجارة البيت ممن يبيع فيه الخمر أو يتخذها كنيسة أو بيت نار و أمثالها فكله مكروه تحريميا، بشرط أن يعلم البائع و الآجر من دون تصريح به باللسان، فإنه إن لم يعلم كان معذورا و إن علم و صرح كان داخلا في الإعانة المحرمة.‘‘(تفصيل الكلام في مسئلة الإعانة على الحرام، عنوان: أقسام السبب و أحكامه، ج:٢، ص:٤٥٢، ط: مكتبة دار العلوم كراتشي)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 144703102215 — دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

..... ۞ ..... ۞ ..... ۞ .....